نقد و نظر

ادارہ

داستانِ رفتگاں

تالیف: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی۔ صفحات: ۷۰۴۔ قیمت: درج نہیں۔ ناشر و ملنے کا پتہ: مؤتمر المصنفین، جامعہ دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ، خیبر پختون خوا۔

وفات شدہ شخصیات کا ذکرِ خیر اور ان کے احوال کا بیان ایک مستحسن کام ہے، ان شخصیات میں بعض ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی زندگی، ان کا کردار، ان کی خدمات بعد والوں کے لیے مشعلِ راہ اور نمونہ ہوتی ہے، بعد والے ان کے تذکرے اور حالات سے رہنمائی اور آگہی پاتے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب تقریباً ۱۳۰ وفات شدہ حضرات وخواتین کے تذکرہ وسوانح، خدمات وکمالات کے بیان پر مشتمل ہے، ان میں ہر طبقہ و شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے شامل ہیں۔ زیرِ نظر مجموعہ ''وفیات'' اور ''تاریخ'' کے ذخیرے میں ایک مفید اور گراں قدر اضافہ ہے۔ صاحبِ تالیف کی تحریر کی خصوصیت ہے کہ اختصار کے ساتھ شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال دیتے ہیں۔

کتاب کا ٹائٹل پر تعارف یوں کرایا گیا ہے:

> ''اساطینِ علم، شناورانِ تصوف، مجاہدینِ اسلام، مبلغینِ عظام، اعیانِ حکومت، زعمائے ملت، اہلِ فکر ودانش اور قرابت داروں کے ارتحال پر سوانحی، مشاہداتی، واقعاتی اور تعزیتی شذرات۔''

کتاب کے شروع میں مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کی تقریظ ہے، جس میں ایک مقام پر چند ادبی سوغاتوں کا ذکر کیا ہے، جن میں علامہ سلیمان ندویؒ کی ''یادِ رفتگاں''، مولانا عبد الماجد دریابادیؒ کی ''وفیاتِ ماجدی''، مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی ''کاروانِ آخرت'' کے نام لکھنے کے بعد عبارت یوں ہے: ''مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی ''........'' اس حوالے سے یادگار ادبی سوغاتیں ہیں۔'' یعنی حضرت لدھیانویؒ کی کتاب کے نام کی جگہ نقطے لگادیئے گئے ہیں، شاید عجلت میں کتاب کا نام معلوم کرنے اور لکھنے کا موقع نہیں ملا ہوگا۔ قارئین کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ حضرت لدھیانویؒ کے ماہنامہ ''بینات'' میں وفیات پر لکھے گئے مضامین کا مجموعہ ''شخصیات وتأثرات'' کے نام سے دو جلدوں میں مکتبہ بینات سے شائع ہوا ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب کا ٹائٹل خوبصورت، کاغذ مناسب اور سیٹنگ بہتر وعمدہ ہے۔